سوموار
۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۵ سوموار ۔۴۔ جمادی الاول ۔ ۱۴۱۵ھ ۔ ۹۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف ہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے۔ میں نے ایک کتاب میں نقل دیکھی کہ ایک شخص نے اپنے ہمسایہ آتش پرست کو دیکھا کہ چند روز کی برسات کے بعد وہ اپنے کوٹھے پر جانوروں کو دانے ڈال رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ جانوروں کو دانے ڈال رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ تیرا عمل بیکار ہے۔ اس گبر نے کہا کہ اس کا ثمرہ مجھے ملے گا۔ پھر وہی بزرگ کہتے ہیں کہ جب دوسرے سال میں حج کرنے کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس نے مجھے پہچان کر کہا۔ ان دانوں کا ثواب مجھے ملا یا نہیں؟

ایسا ہی ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سخاوت کی تھی مجھے اس کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی سخاوت نے تو تجھے مسلمان کیا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۹۳)

جو شخص جزاء سزا کا قائل نہیں ہوتا وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بعض گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں اگر ان کو نہ چھوڑا جائے، تو ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو تو توڑا جائے مگر بت پرستی کو اس کے دل سے دور نہ کرایا جائے۔ اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اس کے عوض سینکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً صلیب ایک پیسہ کو آتی ہے اگر کسی ایک صلیب کو توڑ ڈالیں تو لاکھوں اور بن سکتی ہیں۔ غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو، فروعی بدیاں بہ کلی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے۔ تب تک تو وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔ مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے۔ بدنظری، زنا لواطت، حسن پرستی، سب اسی سے پیدا ہوئی ہیں۔ حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری جعلسازی ڈاکہ زنی، ناجائز طور سے دوسروں کے مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اسی کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں۔ غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں اور بعض ان کی فروعات ہوتی ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی نہیں کر سکتے اور وہ کسی کامل خلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے۔ میں نے بڑے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لا سکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے۔ میں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لا سکتے۔ نیکیوں کا آغاز جزاء سزا کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے۔ جو شخص جزاء سزا کا قائل نہیں ہوتا وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا۔ یا جو شخص اپنی لڑکی سے بدنظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک برا کام سمجھتا ہے وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بدنظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے۔ ایسے ہی جو اپنی ہتک کو برا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی

باقی صفحہ ۵ پر

والدین اور سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں

○ آج کل ایم ٹی اے (MTA) پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بنفس نفیس بچوں کے ایک تربیتی پروگرام میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ یہ پروگرام واقفین نو کو ضرور دکھائیں۔

(از وکالت وقف نو

نکاح

○ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے مورخہ ۷۔ اگست ۹۴ء کو بیت الفضل لندن میں عزیزہ سارہ برلاس بنت ڈاکٹر مرزا مبارک محمود صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور اور عزیز عدیل محمود اطہر ابن مکرم محمد نصیر اطہر صاحب گلوسٹر کینیڈا کے نکاح کا بعوض حق مہر آٹھ ہزار کینیڈین ڈالر اعلان فرمایا۔ عزیزہ سارہ برلاس محترم مرزا اصغر علی صاحب (وفات یافتہ) ابن حضرت مرزا برکت علی صاحب سیالکوٹی (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پوتی ہیں اور عزیز عدیل محمود اطہر محترم قاری محمد امین صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے ہیں۔ جبکہ عزیزہ سارہ برلاس اور عزیز عدیل محمود اطہر ہر دو محترم مرزا عطاء الرحمان صاحب ابن حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب آف قادیان (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نواسی اور نواسہ ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

○ محترم مولانا محمد دین ناز صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے عزیزم محمد ناصر احمد طاہر صاحب ولد اللہ بخش صاحب 1/S.P وساویوالہ ضلع اوکاڑہ کا نکاح عزیزہ شازیہ صاحبہ بنت شیخ محمد رفیق صاحب اوکاڑہ کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے بیت الذکر اوکاڑہ میں پڑھا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۰۔ اخاء۔ ۱۳۷۳ ہش ۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

تحریک جدید کی ضروریات اور قربانیاں

احمدیہ جماعت کی ترقی کے زینے کا دوسرا نام تحریک جدید ہے۔ اگرچہ تحریک جدید کی سکیم کے جاری کئے جانے سے پیشتر بھی جماعت ترقی تو کر رہی تھی بیرونی ممالک میں مشن بھی کھل گئے تھے اور لٹریچر بھی تیار ہو رہا تھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض بہت بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو چکی تھیں لیکن ترقی کی جو رفتار تحریک جدید کی سکیم کے بعد سے سامنے آئی ہے وہ اس کے بغیر اگر ناممکن العمل نہیں تھی تو کم از کم ایک لمبی مدت کا تقاضا کرتی تھی۔ جو ترقی بیسیوں بلکہ پچاسوں سال بعد ہو سکتی تھی اسے تحریک جدید نے ایسی مہمیز لگائی کہ گویا اسے پَر لگ گئے اور وہ اُڑنے لگی۔ اسی تحریک جدید نے مشن کھولنے لٹریچر تیار کرنے اور لوگوں کے جماعت میں داخل ہونے کو حیرت انگیز طور پر آگے بڑھایا۔ اب خدا کے فضل سے ۱۴۰ کے قریب ممالک ایسے ہیں جہاں ہماری جماعت قائم ہو چکی ہے۔ بیرونی ممالک میں سینکڑوں بیوت الحمد بن چکی ہیں اور اسی طرح متعدد وسیع مشن ہاؤسوں کی تعمیر کا موقعہ ملا ہے۔ جہاں ایک ایک دو دو مربی ایک ملک میں کام کرتے تھے وہاں اب خدا کے فضل سے دسیوں اور بیسیوں کی تعداد بھی کم لگتی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تحریک جدید کی سکیم جاری ہوئی اور جو ترقی احمدیہ جماعت کو ایک لمبے عرصے کے بعد ملنے والی تھی وہ چند ہی سالوں میں میسر آگئی۔ اس سب کچھ کے لئے آغازِ کار ہی سے روپے کی ضرورت تھی اور تحریک جدید کے مطالبات میں سے اکثر مطالبے ایسے تھے جو اس سکیم کو آگے بڑھانے کے لئے روپے کی ضرورت کا بھی احساس دلاتے تھے۔ سب سے اہم مطالبہ 'اگرچہ ہم مطالبات کی آپس میں تفریق تو نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایسا مطالبہ جس نے دوسرے مطالبات پر بھی نہایت خوشگوار اثر ڈالا سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ سادہ زندگی محض ایک فلسفہ نہیں تھا کہ انسان معمولی کپڑے پہنے معمولی کھانا کھائے۔ آخر وہ ایسا کیوں کرے۔ اس کے پیچھے ایک مقصد تھا اور جب کسی مسلسل عمل کے پیچھے کوئی مقصد بھی موجود ہو تو نہ صرف یہ کہ وہ عمل نہایت بہتر طریق پر انجام پذیر ہوتا ہے بلکہ وہ اس طرح پھیلنے لگتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مقصد سے لگاؤ ہے اور کام لگن سے ہو رہا ہے۔

ہمارے لئے سادہ زندگی کا جو مطالبہ پیش کیا گیا وہ محض اس لئے تھا کہ دینِ حق کو دنیا میں پھیلایا جا سکے اور یہ مقصد ایسا ہے جس کے لئے ہم لوگ نہ صرف مال اور عزت بلکہ اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ جماعت نے اس سلسلے میں جس قربانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ بے مثل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری یہ قربانی ہماری ضروریات کے مطابق بڑھتی رہے۔ دراصل وہ قربانی جس کے پیچھے مقصدیت ہو وہ کبھی ایک جگہ پر نہیں ٹھہر سکتی۔ جوں جوں مقصدیت میں پھیلاؤ آتا ہے جوں جوں ضروریات بڑھتی ہیں قربانی کا معیار بھی بڑھنے لگتا ہے۔ آج کل احمدیہ جماعت کی جو مالی ضروریات ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پہلے کبھی اتنے روپے کی ضرورت پیش نہیں آئی پہلے کبھی ہمارے کاموں کے پھیلاؤ کی یہ صورت نہیں تھی جو آج ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کی ہمہ جہت ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے قربانی کریں اور ایسی قربانی ہی درحقیقت قربانی کہلانے کے قابل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔

میری آنکھوں کے دھندلکوں کو اُجالا کر دے
میری کمزور سی ہمت کو ہمالہ کر دے
میری تدبیر کو تقدیر میں شامل کر لے
مجھ کو تو اپنی محبت کا حوالہ کر دے

ابو الاقبال

کس سے فریاد کروں کس سے عدالت مانگوں
کس کے ہمراہ چلوں کس کی رفاقت مانگوں

داورِ حشر ترے گھر کی زیارت کے لئے
تو بتا تیرے سوا کس سے اجازت مانگوں

لوگ منزل کے قریب آنے کی کرتے ہیں دعا
میں اگر مانگوں تو راہوں کی طوالت مانگوں

گھر میں رہ کر بھی جو جلتے ہیں پھپھولے دل کے
کیوں نہ میں آبلہ پائی کی مسافت مانگوں

لفظ بدلیں تو حقیقت بھی بدل جاتی ہے
اشک مانگوں کہ میں آنکھوں کی طراوت مانگوں

اس سے جو کچھ بھی ملے مجھ کو غنیمت ہے نسیم
مانگ لوں اس سے محبت کہ میں نفرت مانگوں

نسیم سیفی

رپورٹ ریلی واقفین نو بورے والا ضلع وہاڑی

○ مورخہ ۹۴-۹-۱۱ بروز اتوار واقفین نو حلقہ بورے والا ضلع وہاڑی کی ایک کامیاب ریلی منعقد ہوئی۔ حلقہ کے کل ۳۲ واقفین نو میں سے ۲۹ حاضر تھے۔ مکرم امیر صاحب ضلع کے افتتاحی خطاب سے ریلی کا آغاز ہوا۔ پھر بہت دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن کے بعد مرکزی نمائندہ مکرم عطاء الرب چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔

وکالت وقف نو مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع وہاڑی، صدر صاحب جماعت بورے والا اور دیگر کارکنوں کی مشکور ہے۔ جنہوں نے اس ریلی کے انعقاد میں بھرپور حصہ لیا۔

(از وکالت وقف نو)

چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟

○ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے..... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے۔ پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے؟

وکیل المال اول تحریک جدید

امۃ الرفیق ظفر

حضرت ابراہیم علیہ السلام

س۔ "آزر" کے کیا معنی ہیں؟ اور کیا یہ تارخ کا وصفی نام ہے؟

ج۔ بعض کے نزدیک آزر عبرانی زبان میں "محب صنم" کو کہتے ہیں بعض کے نزدیک آزر کے معنی اعوج۔ کم فہم یا بے وقوف اور پیر فرتوت کے ہیں۔

(تاج العروس جلد نمبر ۳ ص ۱۲)

"آدار" کالدی زبان میں بڑے پجاری کو کہتے ہیں اور عربی میں یہی "آزر" کہلایا۔

چونکہ تارخ میں یہ باتیں موجود تھیں اس وجہ سے اسے آزر کہا گیا اور آزر اس کا وصفی نام ہے اور تارخ اس کا اسمی نام ہے اور قرآن مجید نے وصفی نام آزر لیا ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ "آزر" اس بت کا نام ہے "تارخ" جس کا پجاری تھا۔

س۔ کیا قرآن مجید کے لفظ "اَبٌ" سے مراد آپ کے چچا ہیں؟

ج۔ بعض کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ تھا اور چچا کا نام آزر تھا۔ اور چونکہ چچا نے آپ کی پرورش کی تھی اور وہ بمنزلہ باپ کے تھے۔ اس لئے قرآن مجید میں "آزر" کو باپ کہہ کر پکارا گیا ہے جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

یعنی چچا باپ ہی کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے نزدیک اَبٌ سے مراد آپ کے چچا تھے کیونکہ مغفرت کی دعا میں آپ نے والدی فرمایا ہے اور یہ آپ کی آخری عمر کی دعا ہے۔ اور جہاں (دعا کرنا) منع ہے وہاں اَبٌ کا لفظ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اَبٌ سے مراد چچا تھا والد نہیں۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد کیا کرتے تھے؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد نجاری کا پیشہ کرتے تھے اور اپنی قوم کے مختلف قبائل کے لئے لکڑی کے بت بناتے اور فروخت کیا کرتے تھے۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کا بچپن کیسے گزرا۔

ج۔ حضرت ابراہیمؑ بچپن ہی سے بتوں سے نفرت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے آپ کو حق کی بصیرت اور رشد و ہدایت عطا کی تھی۔ آپ اس یقین پر قائم تھے کہ بت نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کسی کی پکار کا جواب دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے باپ کو خود اپنے ہاتھوں سے بتوں کو تراشتے اور فروخت کرتے دیکھتے اور سوچتے کہ وہ کس طرح خدا کے ہمسر ہو سکتے ہیں۔ آپ بچپن ہی سے بہت عمدہ بحث کرنے والے تھے۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کے بچپن کا کوئی واقعہ بتائیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کو بتوں سے نفرت تھی اور توحید کے قائل تھے۔

ج۔ یہودی روایات میں آپ کے بچپن کا یہ واقعہ درج ہے کہ ایک دفعہ باپ نے انہیں دوکان پر بٹھا دیا کہ اگر کوئی بت خریدنے کے لئے آئے تو اسے بت دے دینا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک بڈھا شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں کوئی بت خریدنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کون سا بت لیں گے۔ اس نے ایک بت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ فلاں بت مجھے چاہئے وہ اٹھے اور بت لا کر اس کے سامنے رکھ دیا اور پھر پوچھا کہ آپ کی عمر کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میری عمر ستر سال کی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ تو ابھی کل ہی بن کر آیا ہے اس بڈھے پر بات کا ایسا اثر ہوا کہ وہ اس بت کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

جب ان کے بھائیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے باپ سے شکایت کی کہ یہ تو ہمارے گاہک خراب کرتا ہے۔ باپ نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ جس پر باپ نے آپ کی خوب خبر لی۔ اور یہ پہلی تکلیف تھی جو توحید کی راہ میں اس پاکباز ہستی نے اٹھائی۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا نمایاں وصف کون سا تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا نمایاں وصف تھا صداقت کی تائید کے لئے دلائل اور راہیں پیش کرنا اور اپنے مخالف سے اعلیٰ درجہ کی بحث کرکے اسے خاموش کرا دینا یہاں تک کہ مخالف حقیقت کو سمجھ جائے۔

س۔ ابراہیمؑ کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ ابراہیمؑ کے معانی۔ نمبر۱: بڑی عمدہ بحث کرنے والا۔

نمبر۲: نہایت اعلیٰ درجہ کے دلائل پیش کرنے والا۔

نمبر۳: اور ایسی باتیں کرنے والا جس سے دوسرا شخص حقیقت کو سمجھ جائے۔

نمبر۴: مقدسوں اور ایمانداروں کا باپ۔

س۔ بائبل میں حضرت ابراہیمؑ کا کیا نام آیا ہے؟

ج۔ بائبل میں حضرت ابراہیمؑ کا نام "ابرام" اور ابراہام" آتا ہے۔ عبرانی زبان کیونکہ عربی زبان سے ہی نکلی ہے عربی زبان میں "ابرام" کے معانی بات کو پکا کرنے والے کے ہیں۔ اسی طرح نہایت عمدگی کے ساتھ بحث کرکے مد مقابل کو ساکت کر دینے والا کے ہیں۔ اچھی طرح بحث کرنے والا اور اپنا مافی الضمیر اچھی طرح سمجھانے والا کے ہیں۔

بائبل میں لکھا ہے........ تب ابرام منہ کے بل گرا اور خدا اس سے ہمکلام ہو کر بولا کہ دیکھ میں جو ہوں۔ میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائے گا بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا۔

(پیدائش باب ۱۷ آیت ۱ تا ۷)

س۔ حضرت ابراہیمؑ کا نام بائبل میں ابرام سے ابراہام تبدیل کرنے کی کیا وجہ تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کا نام بائبل میں ابرام سے ابراہام تبدیل کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اب تو "ابرام" نہیں کہ "ایک فرد نہیں" بلکہ ابراہام ہوگا یعنی "بہت قوموں کا باپ"

عبرانی زبان کا قاعدہ ہے کہ "ھا" لگانے سے جمع بن جاتی ہے۔ ان معنوں کی تائید قرآن مجید بھی کرتا ہے۔

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کہ ابراہیم ایک امت تھا۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ" کا نام رکھے جانے میں کیا پیشگوئی مخفی تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کا نام الٰہی تصرف سے ان کے باپ کی زبان سے ابرام رکھوایا گیا۔ جس میں ان کی آئندہ زندگی کا ایک اجمالی نقشہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں یہ پیش گوئی مخفی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھی طرح صداقت کے اظہار کے لئے بحث کرنے کی توفیق دے گا۔

قرآن مجید میں متعدد واقعات ملتے ہیں جن سے آپ کا اسم بامسمّٰی ہونا ثابت ہے۔ بادشاہ وقت سے جب آپ نے سورج کے طلوع و غروب کے متعلق بحث کی اور دلیل دی تو قرآن مجید میں آتا ہے:

کہ وہ کافر بادشاہ حیران رہ گیا۔ اس طرح آپ کے یہ نام رکھے جانے میں یہ حکمت بھی تھی کہ آپ عالم روحانی کے باپ ہوں گے اور آئندہ اصلاح آپ سے اور آپ کی نسل سے مخصوص ہوگی۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ نے پیغام حق کی ابتداء کہاں سے شروع کی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ نے پیغام حق کی ابتداء اپنے گھر سے شروع کی کیونکہ آپ کے والد مشرک تھے۔ بت پرست تھے۔ آپ نے انہیں بتوں کی عبادت کرنے سے روکا اور کہا کہ اے میرے باپ! تو کیوں ان چیزوں کی پرستش کرتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تجھ سے کوئی تکلیف دور کر سکتی ہیں۔ اے میرے باپ! مجھے ایک خاص علم عطا کیا گیا جو تجھے نہیں ملا پس تو میری اتباع کر۔ میں تجھے سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے باپ! تو شیطان کی عبادت نہ کر۔ یقیناً شیطان رحمٰن خدا کا نافرمان ہے میں تیرے متعلق رحمٰن خدا کی طرف سے آنے والے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تو شیطان کا دوست بن جائے گا۔

سورۃ مریم میں حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ کے ساتھ اس بحث اور مناظرے کا ذکر آیا ہے۔

س۔ باپ نے حضرت ابراہیمؑ کی باتوں کو سن کر کیا جواب دیا؟

ج۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیمؑ تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے اور اگر تو اس طریق سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ لوگوں کے سامنے تجھ سے نفرت کا اظہار کروں گا اور اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے اپنے گھر سے نکال دوں گا۔ پس کچھ دیر کے لئے میری نظروں سے اوجھل ہو جا۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کو ان کے آبؑ یعنی چچا اور چچازاد بھائیوں نے کیا مشورہ دیا تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کے خاندان کا گزارہ ہی بتوں کے چڑھاوں اور بتوں کی فروخت پر ہوتا تھا اس لئے ان کے چچا اور چچازاد بھائیوں نے ان کو مشورہ دیا کہ ہم پروہت ہیں اور ہمار گزارہ بھی اسی پر ہے اور اگر تم نے خود بھی بتوں کی پرستش نہ کی تو ہمارا رزق بند ہو جائے گا۔

س۔ اپنے چچا اور چچا زاد بھائیوں کے مشورے کا حضرت ابراہیم نے کیا جواب دیا؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ نے جن کے دل پر خدا کے نور کا پرتو تھا نہایت دلیری کے ساتھ انہیں یہ جواب دیا کہ جن بتوں کو انسانی ہاتھوں نے گھڑا ہے ان کو میں ہرگز سجدہ نہیں کر سکتا۔

س۔ باپ یعنی چچا نے حضرت ابراہیمؑ کی باتوں کو سن کر کیا جواب دیا؟

ج۔ باپ نے کہا۔ کہ تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے اگر تو اس طریق سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور اپنے گھر سے نکال دوں گا۔ پس کچھ دیر کے لئے میری نظروں سے اوجھل ہو جا۔

س۔ باپ کے غصہ کے اظہار پر ابراہیم نے کیا جواب دیا؟

ج۔ آپ نے اپنے باپ کی اس بات کا جواب اخلاق کریمانہ کے ساتھ اس کے احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دیا۔

کہ میری طرف سے تجھ پر ہمیشہ سلامتی کی دعا پہنچتی رہے۔ میں تجھ سے الگ ہو جاتا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے جو مجھ پر بے حد مہربان ہے غائبانہ تیری مغفرت کی دعا طلب کرتا رہوں گا

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

میری دعوت الی اللہ

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ایک مربی کے کام کی تفصیل پر نظر دوڑائی جائے تو یوں لگتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے سے اور ہر کام کے ہر پہلو سے اس کا تربیت سے تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان باتوں کو بیان کرتے ہوئے اس بات کا امکان رہتا ہے کہ ایک ہی بات ایک سے زائد دفعہ سامنے آجائے اور اس کا کچھ حصہ دو تین دفعہ پیش کر دیا جائے۔ اگرچہ قارئین تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ بات چونکہ پہلے بھی کہی گئی ہے اس لئے اب اس کے کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ مربی کی زندگی کے تمام کام ایک دوسرے سے اس طرح الجھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ایک کا ذکر کرو تو دوسرا سامنے آنے لگتا ہے دوسرے کا ذکر کرو تو تیسرا سامنے آنے لگتا ہے۔ بہرحال واقعات کو الگ الگ کر کے پیش کرنے کے باوجود یہ صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔

کتابوں کا ذکر ہو رہا ہے تو اب ایک مخالفانہ کتاب کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے سیرالیون سے مجھے ایک کتاب بھجوائی جو فرانسیسی زبان کی کسی کتاب کا ترجمہ تھا اور اس کا نام تھا عائشہ۔ اس کتاب میں مصنف نے انتہائی گندی زبان اور غلط واقعات پیش کئے ہوئے تھے۔ میں نے وہ کتاب ملتے ہی تمام مسلمان ممالک کے سربراہوں کو خط لکھے اور اس کتاب کو اپنے اپنے ملک میں ضبط کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مصری حکومت نے اپنے نمائندہ کو جو نائیجیریا میں متعین تھے اس بات کی اطلاع دی تو وہ میرے پاس دفتر میں آئے اور کہنے لگے کہ تمہیں اس کتاب کا کس طرح پتہ چل گیا۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ ہمارے مشن تو خدا کے فضل سے جال کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور سب آپس میں رابطہ رکھتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے۔ مجھے یاد ہے کہ پاکستان اور مصر نے اور اسی طرح نائیجیریا اور سیرالیون نے بھی اس کتاب کو ممنوع قرار دے دیا تھا۔ ممکن ہے بعض اور ممالک نے بھی یہی کارروائی کی ہو لیکن مجھے ان کی کارروائی کا کوئی علم نہیں ہو سکا۔

۱۹۵۵ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے انگلستان علاج کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ قصہ زمین بر سر زمین چکانے کے لئے میں وہاں اپنے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مربیوں کی ایک کانفرنس بھی منعقد کروں گا۔ چنانچہ مختلف ممالک سے ۰ مبلغ نمائندہ کے طور پر بلائے گئے۔ مجھے افریقہ کی نمائندگی کی سعادت حاصل ہوئی اور اس کانفرنس کی سٹیرنگ کمیٹی کا سیکرٹری بھی مجھی کو چنا گیا۔ کانفرنس کے دوران حضرت صاحب نے دنیا کو مختلف زونوں میں تقسیم کیا اور ہر زون کا ایک رئیس مقرر کر دیا۔ مغربی افریقہ کے زون کا رئیس خاکسار کو مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اس کانفرنس سے واپسی پر میں اکثر غانا اور سیرالیون ان کے سالانہ جلسوں میں شرکت کرنے کے لئے اور بعض دیگر انتظامی امور سرانجام دینے کے لئے جاتا رہا۔ اسی دوران ایک دفعہ مجھے لائیبیریا بھی جانے کا اتفاق ہوا۔

لائیبیریا کا ذکر آیا ہے تو یہ بات بھی بتانے کو جی چاہتا ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے پمفلٹس میں سے دو جو بہت زیادہ مقبول ہوئے ان میں سے ایک اسی سفر کا نتیجہ تھا۔ آبی جان (آئیوری کوسٹ) میں ہوائی جہاز میں کچھ خرابی ہوئی تو وہاں جہاز اتار کر مسافروں کو لاونج میں بیٹھنے کے لئے کہا گیا جب ہم وہاں بیٹھے تھے ایک پادری نے میری شکل وصورت اور لباس دیکھ کر مجھے سلام کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا پمفلٹ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ اس پمفلٹ کا نام تھا۔ An Hour with your Bible میں نے اسے دیکھا اس کا کچھ حصہ پڑھا اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اسی طرح کا ایک پمفلٹ ہماری طرف سے بھی عیسائی حضرات کے لئے جاری کیا جانا چاہئے چنانچہ واپس نائیجیریا پہنچ کر میں نے ایک پمفلٹ لکھا Five Points to Remember یعنی یاد رکھنے کے قابل پانچ نکات۔ یہ پانچوں نکات عیسائیت کے عقائد کا احاطہ کرتے تھے۔ چنانچہ یہ پمفلٹ سارے مغربی افریقہ میں بہت مقبول ہوا۔

جب بلی گراہم کی ٹیم مغربی افریقہ پہنچی تو فری ٹاؤن سیرالیون، میں انہوں نے ہمارے مشن سے اس پمفلٹ کی ایک کاپی مانگی۔ انہیں بتایا گیا کہ اس کی کاپیاں بو مشن سے مل سکتی ہیں۔ ان دنوں سیرالیون میں بو مشن ہمارا لوکل مرکز تھا۔ چنانچہ انہوں نے وہاں سے حاصل کی اور بلی گراہم کے دورے کے بعد امریکہ کے رسالہ ٹائم جو ایک نہایت کثیر الاشاعت رسالہ ہے میں اس پمفلٹ کا ذکر کرتے ہوئے ان پانچوں نکات کا بھی ذکر کیا۔ اور اپنی ایک غلط رپورٹ کے مطابق یہ بھی لکھ دیا کہ یہ پمفلٹ بلی گراہم کی مرکزی میٹنگ میں تقسیم کیا گیا۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوا تھا۔ بلی گراہم کی موجودگی میں شہر کے مختلف حصوں میں تو یہ پمفلٹ تقسیم ہوا تھا اور مختلف حصوں سے اس کی میٹنگ میں جانے والوں کے ہاتھ میں یہ پمفلٹ موجود تھا۔ لیکن جہاں اس کی میٹنگ (جلسہ) ہو رہی تھی وہاں یہ پمفلٹ ہرگز تقسیم نہیں کیا گیا۔

دوسرا پمفلٹ جو خاص طور پر مقبول ہوا وہ تھا احمدیت کے متعلق پچاس حقائق۔ اس میں احمدیہ جماعت کے عقائد اور کسی حد تک کارگذاری کا بھی ذکر ہے۔ چونکہ دعوت الی اللہ میں یہ بات بلاواسطہ مفید ثابت ہوتی تھی اس لئے اس پمفلٹ کو جماعت نے اپنی تربیت اور دعوت الی اللہ کے لئے خوب خوب استعمال کیا۔ اور یہ ایک لمبے عرصہ تک متعدد دفعہ چھپتا رہا۔ اس جگہ نائیجیریا جماعت کی طرف سے چھپنے والی خاکسار کی تحریر کردہ کتابوں کا ذکر مقصود نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے شائد یہ بات دہرانے میں کوئی حرج نہیں کہ کتابوں کی صورت میں جو کچھ لکھا گیا وہ جماعت کی تربیت' دین حق کی تعلیمات اور عیسائیت کے متعلق اپنے خیالات پر مبنی تھا۔ میں نے اس مضمون کے آغاز میں ایک خواب کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس خواب سے میری رہنمائی اس طرف ہوئی تھی کہ مجھے دعوت الی اللہ کے سلسلے میں چھوٹے چھوٹے کام کرنے کا ہی موقعہ ملے گا۔ چنانچہ میں خوش ہوں اور مطمئن ہوں کہ مجھے چھوٹے چھوٹے ہی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے کم حجم کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصا مفید بھی ثابت ہوا ہے اور مقبول بھی۔ یہی میری چھوٹی چھوٹی کتابیں کئی کئی دفعہ شائع ہوئی ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ۱۹۲۱ء میں جب نائیجیریا پہنچے اور آپ نے اوپن ائر لیکچر شروع کئے تو ایک شام ایک شخص چھرا لے کر اس مجلس میں آگیا اور چوری چھپے اس نے حضرت مولانا موصوف پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مولانا موصوف کو تو بچا لیا لیکن عام لوگوں میں یہ جذبہ پیدا ہو گیا کہ بہت برا ہوا۔ عوام الناس نے جو اس وقت وہاں موجود تھے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ اور اگر وہ شخص ان کے ہتھے چڑھ جاتا تو یقیناً وہ اس کی پٹائی کرتے لیکن اس سے اگلے روز بعض سرپسندوں نے حضرت مولانا موصوف کا ایک "ماک" (MOCK) جنازہ یعنی جعلی جنازہ شہر میں گھمایا انہوں نے سارے شہر میں یہ مشہور کرنے کی کوشش کی کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر قتل کر دیئے گئے ہیں لیکن چونکہ مولانا موصوف نہایت بے خوفی کے ساتھ تمام جگہوں پر جاتے رہے اور خاص طور پر ایسی جگہوں پر جہاں ہجوم اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے جلد ہی یہ تاثر ختم ہو گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جس شخص کا جنازہ نکالا گیا تھا وہ زندہ سلامت موجود ہے۔ حضرت مولانا نیر صاحب کا طریق کار یہ تھا کہ آپ اپنے بیگ میں قرآن مجید اور بائبل رکھتے تھے اور مارکیٹ میں جہاں پر لوگ سودے کی خرید و فروخت کے لئے آتے تھے۔ کھڑے ہو کر ایک ہاتھ میں بائبل اور ایک ہاتھ میں قرآن مجید لے کر دونوں کا موازنہ کرتے تھے۔ اس طرح نہ صرف آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اپنا فریضہ سرانجام دیتے تھے بلکہ لوگوں پر یہ بات بھی ظاہر کر دیتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہیں۔ زندہ و سلامت ہیں اور جب تک انہیں وہاں رکھا جائے گا وہ خدا کے فضل سے انتہائی بے خوفی کے ساتھ اپنا فریضہ سر انجام دیں گے۔ یہ تو بات تھی ۱۹۲۱ء کی۔

جب ۱۹۴۵ء میں میں نائیجیریا پہنچا اور حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کے ساتھ اوپن ایئر لیکچر میں پہلی دفعہ گیا تو شائد لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ پہلے تو ایک ہی شخص تھا اب یہ دو ہو گئے ہیں۔ جہاں میں لیکچر دے رہا تھا وہاں پتھر پھینکنے شروع کئے۔ پھینکے تو تین چار ہی لیکن ایک ان میں سے میز پر آکر میری چھڑی پر لگا اور چھڑی میں تھوڑا سا گڑھا پڑ گیا۔ خدانخواستہ کسی کے سر پر لگتا چہرے پر لگتا تو یقیناً زخم ہو جاتا۔ محترم حکیم صاحب میرے پاس ہی بیٹھے تھے آپ اٹھے اور آپ نے ہجوم میں گھوم پھر کر دیکھا اور آواز لگائی۔ بھئی کون ہے جو پتھر مار رہا ہے۔ بھلا اس کا جواب کون دیتا۔ کسی نے اشارے سے بھی نہ بتایا کہ کون شخص یہ حرکت کر رہا تھا۔ لیکن اس کے بعد خدا کے فضل سے کبھی کسی نے ایسی حرکت نہ کی البتہ ایک دفعہ جب میں لیگوس سے سو ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر "الے افے" Ife میں اوپن ائر لیکچر دے رہا تھا۔ تو ایک شخص نے میرے کان میں آکر کہا کہ اپنا لیکچر ختم کر دیں ہم نے سنا ہے کہ لوگ پتھراؤ کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی تو اگرچہ کہی تو میرے کان میں گئی تھی میں نے اس کا اعلان کر دیا میں نے کہا کہ میں نے یہ بات سنی ہے اور اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میری تقریر تو تقریباً ختم ہی ہو گئی تھی۔ لیکن اب میں یہاں سے اس وقت تک نہیں ہلوں گا جب تک پتھراؤ شروع نہ ہو جائے۔ یا یہ یقینی طور پر بات سامنے نہ آجائے کہ جن لوگوں کا پتھراؤ کا ارادہ تھا وہ یہاں سے چلے گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے میں کافی دیر تک منبر پر رہا اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں متعدد باتیں ناظرین کو بتاتا رہا لیکن کسی نے پتھراؤ کی ہمت نہیں کی۔ اس سارے سلسلے میں جو بات خاص طور پر اہم

باقی صفحہ ۷ پر

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

علوم طبیعیہ میں مسلمانوں کے کارنامے

علم کے معنی کسی شئے یا چیز یا کسی موضوع کے متعلق مربوط مکمل اور صحیح واقفیت کے ہیں- دانائی اور آگاہی کو بھی علم کہا جاتا ہے-

انسان کو دوسروں حیوانوں سے ممتاز کرنے والی چیز صرف قوت فکریہ ہے- وہ غور و فکر کرتا رہتا ہے اور کسی لمحہ بھی سوچ بچار سے خالی نہیں رہتا- تصورات پلک جھپکنے سے زیادہ سرعت سے پیدا ہوتے ہیں لہٰذا وہ علوم جن سے انسان ناآشنا ہے حاصل کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ علماء یا ان کی طرف جو معرفت و ادراک میں زیادہ ہیں رجوع کرتا ہے- اس طرح انسان کی تعلیم کا آغاز ہوتا ہے اور پوری مہارت حاصل کرنے تک سلسلہ جاری رہتا ہے-

علوم کی تقسیم: مسلمان حکماء نے علم کی دو اقسام بتائی ہیں علوم شرعیہ اور علوم حکمیہ-

دور حاضر میں علوم کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں:-

۱- علوم طبعی- (Natural Sciences)

۲- علوم معیاری (Normaline Sciences)

طبعی علوم اشیاء کو جیسی کہ وہ ہیں بیان کرتے ہیں- ان کا کام مشاہدہ اور تجربے سے مظاہر قدرت کو سمجھنا- ان کے متعلق قوانین معلوم کرنا اور پیشگوئی کرنا مثلاً علم نباتات پودوں کے اگنے، نشوونما پانے اور پھل پھول لانے کے طریقے سے آگاہ کرتا ہے-

علم کی حیثیت و ماہیت: علم محض بذریعہ حروف والفاظ حاصل ہونے والی شئے نہیں بلکہ عقل کی وہ حالت ہے جس سے انسانی ذہن میں سوچنے- سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے- علم ہی دراصل قوموں کے عروج و زوال کا سبب بنتا ہے- ذیل کی سطور میں ان علوم کا جائزہ لیا جاتا ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں رائج تھے-

علم طبیعیات: اقلیدس اور بطلیموس، بقراط جالینوس اور کچھ ارسطو کے فلسفے کا اور کچھ افلاطونی ادب (Litrature Neoplatonic) یہ سب ابتدائی عربی علوم و فلسفہ کے عناصر ہیں- یہ علم اہم اساسی اہمیت کا حامل ہے- تمام علوم کے درمیان جو بنیادی قواعد و ضوابط اور قوانین قدرت اور فطری عوامل کا مطالعہ اور ان نکات پر بحث کرتا ہے جو کائنات میں وقوع پذیر ہوتے ہیں- اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ وجود انسانی کی- جب پہلے انسان نے دو پتھروں سے چنگاری پیدا کی یا پہیہ ایجاد کیا-

مسلم فلاسفروں نے علوم حکمیہ کی چار اقسام بیان کی ہیں ان میں سے ایک علم طبعی ہے انہوں نے آگے اس کی سات اقسام یا فروع بتائی ہیں-

۱- علم المبادی: ان چیزوں کی حرکت جس سے کوئی جسم جدا نہیں ہوتا- ۲- علم السماء و العالم- ۳- علم الکون و الفساد- ۴- علم الحوادث ۵- علم النباتات- ۶- علم الحیوان یا علم طب- ۷- علم میکانیات

مسلمانوں میں علوم عقلیہ کی اشاعت خلافت عباسیہ کے اوائل میں ہوئی- خلافت امویہ میں عیسائی اور یہودی طبیب خلفاء کے مقرب بارگاہ تھے- جب خلفائے عباسیہ کا دور شروع ہوا تو ان کی تعداد و قدر دانی میں اضافہ ہوا- علاوہ ازیں عیسائی پادریوں اور سرداروں سے حکمائے یونان کے تذکرے سن کر عام مسلمان بھی ان علوم سے آگاہ ہونے لگے- ابو جعفر المنصور کی فرمائش پر قیصر روم نے اقلیدس اور طبیعیات کی کتب کا ترجمہ ہوا- ہارون الرشید کے زمانہ میں ترجمے کے کام کو اور بھی وسعت ملی- علاوہ ازیں عباسی دور میں یوحنا بن ماسویہ کے درس میں اطباء، متکلمین اور فلسفی سبھی لوگ شامل ہوتے رہے- اسی زمانہ میں یحییٰ بن خالد برمکی نے بھی ایک علمی مجلس قائم کی جس میں دقیق فلسفیانہ مسائل پر بحث ہوتی تھی-

ہارون الرشید کے بعد مامون الرشید نے یونانی علوم و فنون کی طرف مزید توجہ دی- اس دور میں مسلمان سائنسدان اور ریاضی دانوں کی کثرت ہونے کے باوجود علم طبیعیات نے زیادہ ترقی نہیں کی وجہ یہ تھی کہ منطق کے بعد صرف ریاضی اور اس کی شاخوں کو اہمیت دی گئی- چارلس البرٹ ریچن (Charles Albert Richan) کی کتاب (Histry of Physics) ارشمیدس نے خاص طور پر کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کتابیں میکانیات (Mechanic) اور ماسکونیات Hydrostatics کی سامنے آئیں- یونانی علوم طبیعیات نے المامون (۸۱۳ء تا ۸۳۳) کی عہد میں بہت ترقی کی- اس نے بغداد میں ترجمہ کا ایک باقاعدہ مرکز قائم کیا- اور ایک ممتاز فلسفی و طبیب حنین بن اسحاق (۸۰۹ء تا ۸۷۷ء) کے "آنکھ کے متعلق رسائل عشرہ" کو بصریات کے موضوع پر پہلی باقاعدہ درسی کتاب کہا جاتا ہے- میکانیات کے سلسلے میں پہلا نام احمد بن موسیٰ بن شاکر کا ملتا ہے جس نے نویں صدی کے نصف آخر میں کلیں اور مشینیں ایجاد کیں- کتاب الخیل (Khail) ۸۶۰۱ء میں طبع ہوئی یہ ایک سو بیس میکانکی آلات پر حاوی ہے-

نویں صدی کا مشہور عالم ابو یوسف یعقوب الکندی درحقیقت پہلا مسلم سائنس دان اور فلسفی تھا اس نے ۲۶۵ کتب لکھیں جن میں سے ۱۵ "المناظر" پر بہت سی وزن مخصوص، مدوجزر، علم البصیر، انحراف نور اور آٹھ موسیقی پر ہیں- علم البصیر کا لاطینی ترجمہ موجود ہے- یونانی حکما مثلاً اقلیدس کے نظریات کی روشنی میں ہندسی اور فعلیاتی بصریات پر الکندی نے بیش بہا معلومات پیش کی ہیں- مغربی علماء جن میں روجر بیکن (Roger Becan) جو (Protestant) تھا نے بہت استفادہ کیا- دسویں اور گیارھویں صدی کا زمانہ مسلمانوں کے لئے علمی لحاظ سے زریں ترین دور تھا- جس میں انہوں نے اپنے وسائل سے ترقی کرنا سیکھی- درج ذیل سائنسدانوں اور فلسفہ دانوں کا ذکر ملتا ہے-

۱- الرازی (۹۳۲ء) انہیں طب اور کیمیا کی دنیا کا بڑا عالم مانا جاتا ہے- انہوں نے فلسفہ خاص کر ریاضیات اور طبیعیات پر کتب لکھیں-

۲- ابو نصر فارابی (۹۵۱ء) اپنے دور کے عظیم فلسفی اور عالم تھے- آپ نے منطق و فلسفہ موسیقی اور سیاسیات مدن پر اہم کتابیں لکھنے کے علاوہ ایک بیش قیمت "کتاب احصاء العلوم و مراتبہا" لکھی-

۳- المسعودی نے زلزلے کے حوالے سے ایک کتاب لکھی- جس میں بحر مردار کے پانی کی خاصیت اور پن چکیوں کا ذکر کیا-

۴- بو علی سینا (۱۰۳۷ء) ان کا شمار عالم اسلام کی عظیم ترین علماء اور محققین میں ہوتا ہے- طب مغربی کی بنیاد ان کی کتاب "القانون فی الطب" پر ہی ہے- وہ اتنا بڑا طبیب نہ تھا- جتنا بڑا فلسفی اور طبیعیات دان تھا- آپ نے ثابت کیا کہ روشنی کی رفتار خواہ کتنی بھی ہو ہمیشہ محدود ہوگی- نظریہ اعداد پر بھی قلم اٹھایا- فاصلوں کی پیمائش کا ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو موجودہ کسرپیا کے اصول کے تحت کام کرتا تھا-

۵- ابو ریحان البیرونی (۱۰۴۱ء) انہوں نے آٹھ دھاتوں اور قیمتی پتھروں کا مخصوص وزن معلوم کیا- عام خیال یہ ہے کہ ان دھاتوں کا جوہری وزن یا (Atomic Weight) ہوگا- یہ بھی ثابت کیا کہ روشنی کی رفتار آواز کے مقابلے میں دگنی رفتار سے سفر کرتی ہے- فواروں، چشموں اور مصنوعی کنوؤں سے پانی کے خود بخود اوپر آنے کی سائنسی توجیہات پیش کیں-

۶- ابن الہیثم (۱۰۴۳ء) یہ دنیا کے اولین بصریات دان اور عالم بصریات کے پیش رو ہیں- اور فعلیاتی بصریات میں اس کی تحقیقات یورپ کی احیائے علوم کے آخری زمانے میں حرف آخر سمجھی جاتی تھیں- سب سے بہترین کتاب "کتاب المناظر" ہے اصل تو نایاب ہے مگر ترجمہ موجود ہے- یہ بات وضاحت سے پیش کی کہ روشنی جب کسی جسم پر پڑتی ہے تو اس کی شعاعیں منعکس ہو کر آنکھ پر پڑتی ہیں اور پیچھے کی سطح پر اپنا عکس ظاہر کرتی ہیں- ان کا یہ نظریہ اقلیدس اور بطلیموس کے عقائد کی تردید کرتا ہے- اور یہی نظریہ آج تک تسلیم کیا جاتا ہے- اس نے سب سے پہلے "سوئی چھید کیمرے" (Pin Hole Camera) کا اصول دریافت کیا- بعض چھوٹی کتب تحریر کیں جن میں "النور، منظر شفق، المرایا المرقہ" شامل ہیں-

۷- الغزالی (۱۱۱۱ء) ان کا شمار عالم اسلام کے نہایت سربر آوردہ، حکماء فلسفیوں، فقہا اور علماء میں ہوتا ہے- طبیعیات پر کام کے سلسلہ میں کتاب "مقاصد الفلاسفہ" لکھی جس میں فلسفہ کی چار اقسام بیان کیں- انہوں نے حرکت، مکان و زماں اور ادراکات ظاہرہ مثلاً لمس، سمع بصر اور رؤیت وغیرہ کی حقیقت پر روشنی ڈالی-

۸- ابوالبرکات البغدادی (۱۱۵۲ء) ان کی کتاب "المعتبر" میں منطق، طبیعیات، نفسیات اور مابعد الطبیعیات کے موضوعات پر بحث ہے- کتاب "حرکیات" (Dynamics) کے موضوع پر بہترین کتاب ہے- یونانی اور چینی مقناطیسی کشش سے واقف تو تھے- مگر اس علم اور خصوصیت کو عملی میدان میں مسلمانوں سائنسدانوں نے "قطب نما" ایجاد کر کے تعارف کروایا- اور فن جہاز رانی میں انقلاب برپا کیا-

میکانیات: اس علم پر بھی مسلمان سائنسدانوں نے بڑا کام کیا ہے- ارشمیدس کی کتابوں سے دلچسپی ہونے کے نتیجہ میں البیرونی، عمر الخیام، مظفر الاسفزازی اور دیگر علماء نے میکانیات پر کام کیا- اور متعدد مادوں کی کثافتیں مقرر کیں- "عبدالرحمٰن الخازن" کی کتاب میزان الحکمۃ میں میکانیات ماسکونیات اور دوسری شاخوں پر بحث ملتی ہے- وزن مخصوصہ اور تجاذب کے نظریہ کا تفصیلی مطالعہ کیا- اس نے ثابت کیا کہ ہوا کا بھی وزن ہوتا ہے- اجسام کا وزن ہوا میں کم ہو جاتا ہے- ہوا پیما آلہ ان ہی کی ایجاد ہے- عراق میں الجزری نے میکانیات اور گھڑیوں کے بارے میں ایک کتاب لکھی جو ۱۳۰۶ء میں طبع ہوئی- اس میں ایک سائنس دان رضوان ایرانی نے اپنے والد محمد بن علی کے بنائے ہوئے آبی کلاک کا حال لکھا ہے-

طبیعیاتی مسائل پر بعض غیر ماہر لوگ بھی شامل ہوئے مثلاً "ابن رستم" نے ارسطو کی طبیعیات (Physics) کی شرح لکھی- قاہرہ

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

خلیجی ممالک/اسرائیل کے تجارتی بائیکاٹ کا اختتام

عربوں اور اسرائیل کے درمیان محاذ آرائی کا انداز اب ماضی کا سا تو بالکل بھی نہیں رہا۔ مصر نے اس کا آغاز کئی سال قبل کیا تھا لیکن اب اردن اور فلسطین نے اسرائیل سے صلح کرلی ہے۔ مراکش نے حال ہی میں سفارتی تعلقات قائم کرلئے ہیں۔

اب اس بارے میں تازہ ترین پیش رفت یہ ہے کہ خلیج تعاون کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسرائیل کا تجارتی بائیکاٹ ختم کردیا جائے۔ یہ ایک بہت اہم فیصلہ ہے۔ اس پر فوری طور پر ایران لیبیا اور شام نے تنقید کی ہے جبکہ مصر نے کھلے دل سے خیر مقدم کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ فلسطین اور اردن کی رائے بھی اس کے حق میں ہی ہوگی۔

عرصہ ٤٧۔ سال سے عرب ممالک میں اسرائیل یا صیہونی کمپنیوں کے مال کا بائیکاٹ بڑے منظم رنگ میں جاری تھا۔ ہر عرب ملک میں بائیکاٹ کا دفتر تھا۔ ہر تجارتی معاہدے سے قبل اس دفتر سے این او سی لینا لازمی تھا۔ ان دفاتر کے پاس دنیا بھر کی ایسی تجارتی کمپنیوں کے بارے میں اطلاعات رہتی تھیں جن میں اسرائیلی یا صیہونی سرمایہ لگا ہوا ہے چنانچہ اس بائیکاٹ کے اعلان کے بعد عرب ممالک سے فورڈ کاروں اور خاص طور پر کوکاکولا کا بائیکاٹ کردیا یہ بائیکاٹ بڑی پابندی سے جاری تھا۔

امریکہ نے تو اس کا خیر مقدم کرنا ہی تھا کہ یہ اس کے قریبی ساتھی اسرائیل کی ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ اور اب کم از کم فوری طور پر خلیج کے ممالک اسرائیلی مال کی ایک بڑی منڈی بن جائیں گے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ عرب ممالک میں سب سے زیادہ روپے پیسے کی ریل پیل خلیجی ممالک میں ہے۔ یعنی سعودی عرب میں خلیجی ریاستوں میں اور متحدہ عرب امارات میں۔ ابو ظہبی۔ دوبئ اور شارجہ کے ناموں سے تو ہر پاکستانی متعارف ہے۔

اس فیصلے کا ایک بڑا اثر جو فوری طور پر پڑے گا وہ شام پر ہوگا۔ اسرائیل کے ہمسایہ عرب ممالک میں سب سے زیادہ سخت رویہ شام کا ہے۔ یاسر عرفات نے اسرائیل سے صلح کرلی، شاہ حسین مان گئے اور اب سعودی عرب بھی مان گیا ہے۔ لیکن جو ملک کسی بھی صورت میں جھکنے پر آمادہ نہیں وہ شام ہے۔ اسرائیل نے کئی طریق سے کوشش کی ہے شام سے اس کا سمجھوتہ ایسی شرائط پر ہو جائے جو اسے بھی قابل قبول ہوں۔ اس کے لئے وہ بتدریج گولان کی پہاڑیاں چھوڑنے پر بھی آمادہ ہے۔ حالانکہ فوجی اعتبار سے جولان کی پہاڑیاں چھوڑنا اسرائیل کے لئے سخت مشکل کام ہے۔ یہ پہاڑیاں اسرائیل کی سرحد پر واقع ہیں۔ اور سرحد پر اونچی جگہ پر دشمن کو لا بٹھانا کسی بھی ملک کو قبول نہیں ہوتا۔ لیکن شام کا اصرار یہ ہے کہ یہ پہاڑیاں فی الفور خالی کردی جائیں۔ اسرائیل یہ پہاڑیاں خالی کرنے کے لئے سات آٹھ سال کی مدت مقرر کرنا چاہتا ہے جو شام کو قابل قبول نہیں۔ پھر وہ پانچ سال پر آگیا۔ لیکن یہ بھی شام کو قبول نہیں۔ شام اس عرصے کو دو اڑھائی سال سے بڑھانا نہیں چاہتا۔ اور اسی مرحلے پر شام اسرائیل بات چیت رکی ہوئی ہے۔

خلیج کے ممالک کے حالیہ فیصلے سے شام پر دباؤ بڑھ جائے گا اور اسے الگ تھلگ ہونے کا احساس ہوگا۔ اسرائیل یہی چاہتا ہے کہ شام کو الگ تھلگ کرکے اس پر دباؤ ڈالا جائے۔ تاکہ وہ اسرائیل کی شرائط مان جائے۔

☆○☆

اسرائیل/شام تنازعہ

اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر اضحاک رابن نے متنبہ کیا ہے کہ اسرائیل گولان کی پہاڑیوں کا ایک سنٹی میٹر بھی شام سے مکمل امن سمجھوتے کے بغیر واپس نہیں کرے گا۔ پارلیمنٹ کے سرما سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مکمل امن سمجھوتے کے بغیر کوئی طاقت ہمیں گولان کا ایک سنٹی میٹر بھی واپس کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم شام سے اس وقت تک کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے جب تک ہماری سلامتی کے مکمل تحفظ کی گارنٹی نہیں دے دی جاتی۔

انہوں نے دائیں بازو کی اپوزیشن اور اپنی پارٹی کے پانچ باغی اراکین پر تنقید کی جو گولان میں علاقائی سہولتوں کے دینے میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ شام سے امن کا سمجھوتہ ہونے کی توقع ہے انہوں نے سوال کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیا ہم کوشش نہ کریں؟ کیا سب باتوں کو مسترد کردیں؟ مسٹر رابن نے اپنے اس دعوے کو دوہرایا کہ وہ امن سمجھوتے کے بارے میں ریفرنڈم کرائیں گے۔

حکمران لیبر پارٹی کے پانچ اراکین پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ گولان کے علاقے میں شام کو رعایتیں دینے کا راستہ بند کیا جائے۔

اس بل کو منظوری کے لئے پارلیمنٹ کے ٧٠۔ اراکین یا ریفرنڈم میں ٦٥۔ فیصد اکثریت کی ضرورت ہے۔

مصر نے اسرائیل کی یہ پیشکش مسترد کردی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مقدس مقامات پر جانے کے لئے ایک مشترکہ مشن تشکیل دیا جائے۔ اسرائیل نے یہ تجویز کیا تھا کہ دونوں ممالک کی مشترکہ ٹریول ایجنسیاں مل کر مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور تین دوسرے مقدس مقامات کی سیر کا پروگرام بنائیں۔ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ پر اسرائیل نے ١٩٦٧ء کی عرب اسرائیل جنگ میں قبضہ کیا تھا اور اسے مسلمانوں سے خالی کرالیا تھا۔

☆○☆

ایران- عراق تعلقات

ایران نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق کو علاقے میں ایک علاقائی پاور کے طور دوبارہ ابھرنے کا موقع دیا جائے۔ ایران کے ایک سینیئر افسر نے کہا کہ ہم عراق پر سے اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیاں ختم کرانے کے حق میں ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے قومی سلامتی اور مفادات کا تقاضا ہے کہ ایک مستحکم اور زیادہ خوشحال ملک کے طور پر عراق دوبارہ ابھر آئے۔

انہوں نے کہا کہ عراق کے لئے بھی یہ بات سودمند ہوگی کہ وہ اپنے ہمسایہ چین کے ساتھ اچھے تعلقات استوار رکھے۔ انہوں نے کہا کہ تہران نے پہلے ہی بہتر تعلقات قائم کرنے کو خوش آمدید کہا ہے۔

انہوں نے چار سال قبل اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ اقتصادی پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ عراق کو کویت پر حملہ کرنے کی جو سزا دی گئی تھی وہ اب اپنا جواز کھو چکی ہے۔ ان پابندیوں کے ختم کرنے سے ایران پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

انہوں نے پیشگوئی کی کہ خلیج کے ممالک میں امریکہ کی موجودگی خود ان ممالک کے استحکام کو نقصان پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں خلیج فارس کے بارے میں اہم فیصلے ایران اور عراق مل کر کیا کریں گے۔

☆○☆

مصر سوڈان پر حملہ نہیں کرے گا

مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک نے وعدہ کیا ہے کہ مصر اور سوڈان میں کشیدگی کے باوجود مصر سوڈان کے خلاف طاقت کے استعمال سے گریز کرے گا۔

ان کا یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ایک صحافی نے جو حکومت مصر کے بڑا قریب بتایا جاتا ہے۔ یہ مطالبہ کیا کہ سوڈان کے عوام کی مشکلات دور کرنے کے لئے سوڈان پر حملہ کیا جائے۔

صدر حسنی مبارک نے کہا کہ مصر سوڈان پر کبھی بھی حملہ نہیں کرے گا نہ ہی اس کے علاقہ پر قبضہ کرنے کا خیال دل میں لائے گا۔

انہوں نے کہا کہ یہ سوڈان کے عوام کا کام ہے کہ وہ اپنے لیڈروں کو پرکھیں۔ مصر کبھی بھی سوڈان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اخبار "الیوم" کے ایڈیٹر مسٹر ابراہیم سیدا کا نکتہ نظر ان کا ذاتی خیال ہے اور یہ حکومت کی پالیسی کا عکاس نہیں ہے۔

☆○☆

جاپان امریکہ تجارتی جھگڑا

جاپان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جب تک امریکہ جاپان کو اقتصادی پابندیاں نافذ کرنے کی دھمکیاں دیتا رہے گا اس سے تجارتی مذاکرات دوبارہ شروع نہیں کئے جائیں گے۔

جاپان نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ یہ سب کچھ یکطرفہ طور پر کر رہا ہے۔ اس صورت حال میں ہم بات چیت دوبارہ شروع نہیں کر سکتے۔

جاپانی وزیراعظم مسٹر ٹومی چی مورایاما نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے پر غور کرنے کے لئے طویل عرصہ درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آٹو پارٹس مذاکرات میں جاپان اور امریکہ کے نکتہ نظر میں فرق کو دور نہیں کرسکتے۔ ہم امریکہ کی وہ تجویز قبول نہیں کرسکتے۔ جس میں اس نے جاپان کو ایک پرچیز پلان پیش کیا ہے۔ اس معاملے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے مناسب وقفہ ضروری ہے۔ دونوں ممالک نے حالیہ بات چیت میں کئی معاملات کو حل کرلیا تھا لیکن آٹو پارٹس کے معاملے کو حل نہیں کرسکے تھے جو جاپان امریکہ تجارت میں ٦٠۔ ارب ڈالر کے ٹریڈ سرپلس Surplus پر مشتمل ہے۔

امریکہ جاپان کی کاروں کی مارکیٹ میں آسانی سے پہنچ چاہتا ہے۔ جب جاپان کو یہ امر قابل قبول نہیں ہے۔ جاپان اور امریکہ کے نکتہ نظر میں بڑا بھاری فرق ہے کہ کس طرح سے غیر ملکیوں کو جاپان کی کاروں کی مارکیٹ تک رسائی دی جائے۔ جاپان کی آٹو انڈسٹری نے اپنی حکومت کے مؤقف کی تائید کی ہے۔ اور وزیراعظم سے کہا ہے کہ وہ آٹو انڈسٹری کے بارے میں امریکہ کے غیر معقول مؤقف کو رد کرتے چلے جائیں۔

بقیہ صفحہ ۳

تاکہ تجھ کو ہدایت نصیب ہو۔
اس کا ذکر سورۃ مریم میں آتا ہے۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ کے دین کا معروف نام کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کے دین کو "دین حنیف" کہا جاتا ہے۔ آپ شرک کے مقابلہ میں ملت حنیفی کے داعی ہیں۔ اور آپ کی شخصیت اس کی دعوت میں نہایت ممتاز ہے قرآن میں آیا ہے۔

تو کہہ دے کہ یقیناً میرے رب نے میری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ ایسے دین کی طرف جو بغیر کسی کجی کے ہے۔ یعنی ابراہیمؑ کے دین کی طرف جو سچائی پر قائم تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکنے اور توحید اختیار کرنے کے لئے کیا نصائح کیں؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب دیکھا کہ اب آزر نے رشد و ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تو آپ نے اپنی دعوت حق کے پیغام کو وسیع کر دیا اور قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

یہ کیا مجسمے ہیں جن کے آگے تم دن رات بیٹھے رہتے ہو۔ یہ حقیر چیزیں تو پرستش کے لائق نہیں ہیں۔ یہ نہ تو تمہیں کسی قسم کا نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا بھی رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات پر تمہارے سامنے گواہ ہوں۔

س۔ قوم نے آپ کو ان باتوں کا کیا جواب دیا؟

ج۔ قوم نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو بتوں کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے ہم بھی بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔

س۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کے جواب کو سن کر انہیں خدائے واحد کی ہستی کی طرف کس طرح توجہ دلائی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان سے کہا کہ تم اور تمہارے آباؤ اجداد ایک کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ تمہارے یہ سب معبودان باطلہ سوائے رب العالمین "خدا کے" یہ میرے دشمن ہیں۔ آپ نے رب العالمین خدا کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس رب العالمین خدا نے مجھے پیدا کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ مجھے ہدایت بھی دے گا اور جس کی صفت یہ ہے کہ وہ مجھے کھانا کھلاتا اور پانی پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا اور وہ ایسا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ میرے گناہ جزا سزا کے وقت مجھے معاف کر دے گا۔

س۔ قوم پر ان باتوں کا کیا اثر ہوا؟

ج۔ قوم کے دل قبول حق کے لئے بالکل تیار نہ ہوئے بلکہ ان کا انکار حد سے بڑھ گیا۔

س۔ بت پرستی کے علاوہ قوم کا کیا عقیدہ تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی بھی کرتی تھی۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ انسانوں کو موت و حیات، ان کا نفع نقصان، ان کا رزق۔ ان کی فتح و شکست غرض تمام کارخانہ عالم کا نظام کواکب کی تاثیروں سے چل رہا ہے۔ اس لئے ان کی پرستش بھی ضروری ہے۔ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں شرک ایک فلسفیانہ مضمون بن گیا تھا اور عقلوں پر فلسفہ کا غلبہ شروع ہو گیا تھا۔

☆ O ☆

بقیہ صفحہ ۴

وہ یہ ہے کہ میری نائیجیریا واپسی سے دو تین ہفتے قبل وہ شخص جو چھرا لے کر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو قتل کرنے کے لئے مجمع میں در آیا تھا اس نے ہماری بیت احمدیہ میں آ کر اس بات کا اظہار کیا کہ نوجوانی کی غلطی تھی اس کے بعد میں ہمیشہ نادم رہا ہوں۔ میں احمدیہ جماعت کی ترقی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوتا رہا ہوں اگرچہ میں بذات خود احمدیہ جماعت میں داخل تو نہیں ہوا لیکن میرے جو دوست احمدیہ جماعت میں داخل ہوتے رہے۔ انہیں میں پہلے سے بھی زیادہ عزیز سمجھتا رہا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ یہ ایک ایسی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں جو عملی طور پر دین کی خدمت کر رہی ہے۔ اس شخص کا اس رنگ میں بیت احمدیہ میں آنا اور ان خیالات کا اظہار کرنا بتاتا ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی حفاظت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ جب حفاظت کرتا ہے تو وہ لوگ جو دشمنی کے درپے ہوتے ہیں وہ بھی سیدھے راستے پر آنے لگتے ہیں۔ میں نے اپنے سارے دعوت الی اللہ کے کیریئر میں کبھی کسی خوف کا اظہار نہیں کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگرچہ میں ایک کمزور سا انسان ہوں لیکن کمزوری اور طاقت کا یہاں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انسان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے بے خوفی سے کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دیتا ہے۔ مجھ سے ایک دفعہ سیرالیون میں ایک صحافی نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا تھا کیا کبھی تمہیں کسی نے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں مسکرایا اور میں نے کہا مجھے تو نہیں البتہ میرے ایک بزرگ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو ایک لمبا عرصہ پہلے یعنی ۱۹۲۱ء میں قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب تک احمدیہ جماعت کے مربی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت بے خوفی سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب کرام نے گزشتہ دنوں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کے خطبات میں بھی اس بات کو محسوس کیا ہو گا کہ حضرت صاحب اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ دعوت الی اللہ میں کسی خوف اور خطرے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اپنے کام میں مصروف ہو جائیے۔ یہی پیغام ہے جو حضرت صاحب نے ساری دنیا کے احمدیوں کو دیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی رحمتوں کے خاص دروازے کھول دئے ہیں۔ چاہئے کہ بغیر کسی خوف کے احساس کے کام کیا جائے۔ آگے بڑھا جائے۔ منزل ہماری بہت قریب آ گئی ہے۔ اور اس منزل کو پانے کے لئے اب ہمیں خوف کا ایک لمحہ بھی اپنی زندگی میں نہیں آنے دینا چاہئے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اگر انسان ایسی باتوں سے ڈر جائے تو اس کا ڈر اس کے لئے کس حد تک مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ آخر یہ زندگی فانی ہے۔ ایک دن ہر انسان نے جو اس دنیا میں آیا ہے چلے جانا ہے اور اگر مخالفت اور مخاصمت کو حد سے بڑھا دیا جائے تو دشمن کیا کر سکتا ہے سوائے اس کے کہ جان لے لے۔ اس سے کیا بنتا ہے۔ اور یہ تو جان دینے کا ایسا طریق ہے کہ لوگوں کو بھی پیارا ہے اور خدا تعالیٰ کو تو بہت ہی پیارا ہے۔ پس کام بے خوفی سے ہونا چاہئے اور جرات سے۔ دعوت الی اللہ میں مصروف رہنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی کہنے والی ہے کہ حکمت عملی کا دامن کبھی ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ منصوبہ بنانا چاہئے اور منصوبہ بنا کر حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔ یہ ساری باتیں میں نے اس لئے یہاں عرض کی ہیں کہ خدا کے فضل سے مجھے تقریباً ۲۵ سال تک بے خوفی سے دعوت الی اللہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ محض اس کا احسان ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے اور جو بن مانگے دینے والا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

کے قاضی شہاب الدین نے تصوراتی رنگ میں بصریاتی مسائل پر بحث کی۔ نصیرالدین طوسی نے "تحریر المناظر" اور نورالدین طوسی نے "نہایتہ الادراک فی درایتہ الافلاک" کے عنوان سے کتب لکھیں۔ نورالدین طوسی وہ پہلا سائنس دان تھا جس نے قوس قزح کی تشکیل کا صحیح اور واضح حل مع ثبوت پیش کیا۔ الشیرازی کے ایک شاگرد کمال الدین فارسی نے "تنقیح المناظر" کے نام سے ابن الہیثم کی کتاب کی شرح لکھی۔ مشہور مستشرق لی بان (Lee Banz) کو اعتراف ہے کہ عربوں کا جر ثقیل (کشش ثقل) کا علم نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اس کا اندازہ اس زمانے کے آلات اور مصنفین کے قدیم بیانات سے ہوتا ہے۔ غرض علم طبیعیات کے سلسلے میں جو کام اور تحقیق مسلمان سائنسدانوں نے کی۔ وہ قابل تحسین ہے۔ اگر انہیں علم طبیعیات کا پروردہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا حقیقت یہ ہے کہ یہ علم مسلمانوں ہی سے اہل مغرب کو ملا۔ اس بارے میں مسٹر ہاف کہتا ہے۔

"گزشتہ زمانے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی طب اور طبیعیات نے آفتاب یونان کو اس وقت منعکس کر دیا جب وہ غروب ہو چکا تھا اور جو ماہتاب کی طرح ضوفشاں ہوئے جس سے یورپ کی قرون وسطیٰ کی تاریک راتیں منور ہو گئیں۔ بعض درخشاں ستاروں نے بھی اپنی روشنی پھیلائی۔ یہ چاند ستارے نشأۃ ثانیہ کے روز روشن میں ماند پڑ گئے لیکن چونکہ اس عظیم تحریک کی ہدایت و رہنمائی میں ان کا حصہ ہے اس لئے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ان کی تابانی اب تک ہمارے شامل حال چلی آ رہی ہے۔"

(بحوالہ سائنس ڈائجسٹ شمارہ مارچ اپریل ۹۴ء ص ۱۸۵)

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بہترین مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روز مرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون ہیلپز 211283، آفس 771، کلینک 606

خبریں

ربوہ : 9 اکتوبر-1994ء
موسم اعتدال کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب بھر میں اپوزیشن کی ۱۱- اکتوبر ۱۹۹۴ء کی پہیہ جام ہڑتال کو روکنے کے لئے اراکین اسمبلی سمیت اپوزیشن کے ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے- لاہور سے رکن اسمبلی عبداللہ شیخ سمیت ۲۷۸- افراد گرفتار کئے گئے- سابق کونسلروں کی اکثریت جیل پہنچ گئی ہے- مزید گرفتاریوں کے لئے جگہ جگہ چھاپے مارے گئے ہیں- بہت سے کارکن لاپتہ ہیں- راولپنڈی میں زبردست چھاپہ مار کر شیخ رشید' میر بادشاہ خان آفریدی اور چوہدری تنویر سمیت متعدد اراکین اسمبلی اور سرگرم کارکن گرفتار کر لئے گئے- فیصل آباد میں ۴۵- رہنماؤں سمیت ۲۷۶- کارکن گرفتار ہوئے- ساہیوال میں انجمن تاجران کے ضلعی صدر سمیت ۷۷- افراد گرفتار ہوئے- ڈیرہ غازی خان سے سردار محسن عطاء ایم پی اے سمیت ۳۱- لیڈر اور اہم کارکن گرفتار ہو گئے- جھنگ سے مہر اسلم بھروانہ سمیت متعدد گرفتاریاں ہوئیں- اس کے علاوہ ضلع گوجرانوالا' بہاولپور' ٹوبہ ٹیک سنگھ' گوجرہ' لالہ موسیٰ' جہلم' گجرات' کراچی میں چھاپے مار کر ہزاروں کی تعداد میں گرفتاریاں کی گئی ہیں-

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کو گرفتار نہیں کیا جائے گا- وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کی بات مبالغہ آرائی ہے- انہوں نے کہا کہ اس بار اپوزیشن لیڈر کو فری ہینڈ نہیں دیں گے- اپوزیشن لیڈر زور لگا کر دیکھ لے ہم نے توڑ کے لئے منصوبہ بندی کر لی ہے- غلیل برداروں سے اب خوب نمٹیں گے ایک بھی شیشہ توڑنے نہیں دیا جائے گا- انہوں نے کہا ۱۱- اکتوبر بھی معمول کے دنوں کی طرح گذر جائے گا- محدود پیمانہ پر پہیہ جام ہو گا- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر طفل مکتب ہیں- انہوں نے پیکج دیکر قوم کو محظوظ کیا ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ۱۱- اکتوبر کو امن و امان ہر حالت میں برقرار رکھا جائے گا- ہڑتالیوں کو اس وقت تک کچھ نہ کہا جائے جب تک وہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں- لاقانونیت پھیلانے والوں سے سختی سے نمٹا جائے- صدر کی گورنر پنجاب سے ایک گھنٹہ تک ملاقات میں گورنر نے صدر کو صوبائی حکومت کی حکمت عملی سے آگاہ کر دیا-

○ کویت پر پھر عراقی حملہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں- امریکہ اور برطانیہ نے بھی خلیج میں بحری قوت بڑھانا شروع کر دی ہے- ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں صدر کلنٹن نے عراق کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ماضی کی غلطی کو نہ دوہرائے ورنہ سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا- عراق نے کسی قسم کے حملے کے ارادے کی تردید کرتے ہوئے کہا یہ معمول کی نقل و حمل ہے- امریکہ نے کہا ہے کہ یہ معمول کی بات نہیں ہے ہمیں اس پر تشویش ہے- عراق نے کہا ہے کہ فوج کی نقل و حمل کے الزامات غیر مصدقہ ہیں یوں بھی عراق کسی کو جواب دہ نہیں- امریکہ سلامتی کونسل کی جانب سے ہمارے خلاف بین الاقوامی پابندیاں اٹھانے کی کارروائی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف اپنے پیکج کو مسئلہ کشمیر سے مشروط کر کے اپنی حب الوطنی کو مشکوک نہ کریں حکومت اور اپوزیشن کی لڑائی میں مسئلہ کشمیر کو لانا بڑی نامناسب بات ہے- اگر بھارت کے اپوزیشن لیڈر اقوام متحدہ میں اپنے وفد کی قیادت کر سکتے ہیں تو پاکستان کے اپوزیشن لیڈر کیوں نہیں کر سکتے- نواز شریف سے پوچھا جائے کہ کیا کشمیری ان کے بھائی اور بہنیں نہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے ۱۱- اکتوبر کو سڑکوں پر چڑیا بھی پر نہیں مارے گی- گرفتاریاں حکومت کی شکست کا اعتراف ہیں- ایک طرف وفد کی قیادت کی پیشکش کی جاتی ہے دوسری جانب ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا جاتا ہے- برملا کہتا ہوں کہ بے نظیر سیکیورٹی رسک ہیں میری پاکستانیت برداشت نہیں کرتی میں خاموش رہوں- انہوں نے کہا کہ عوام کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ حکمرانوں سے جو بات ہو گی بند کمرہ میں نہیں ایوان کے اندر ہو گی- انہوں نے کہا کہ تحریک نجات کو روکنا حکومت کے بس میں نہیں رہا- جب سارے دروازے بند ہوں تو پھر کون سا باقی رہ جائے گا- کیا حکومت لوگوں کو ہتھیار اٹھانے پر مجبور کر رہی ہے- انہوں نے کہا کہ تحریک نجات کو روکنے کے لئے پوری قوم کو گرفتار کرنا پڑے گا-

○ حکومت ایک آرڈی ننس نافذ کرنے پر غور کر رہی ہے جس کے مطابق کسی بھی جائیداد کو نقصان پہنچانے والے سے دس گنا زیادہ معاوضہ وصول کیا جائے گا اور جب تک ملزم پورا معاوضہ ادا نہیں کرے گا کسی بھی عدالت کو اس کی ضمانت لینے کا اختیار نہیں ہو گا-

○ جماعت اسلامی کے لیڈر مسٹر منور حسن نے کہا ہے کہ تحریک نجات سے ۱۹۷۷ء والا نہیں بلکہ ۱۹۹۳ء والا "مارشل لاء" آ سکتا ہے- ان کا اشارہ ۱۹۹۳ء میں حکومت کی تبدیلی کی طرف تھا-

○ بنگلور ٹی وی پر اردو زبان کی نشریات شروع ہونے پر ہندو مسلم فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۶- تک پہنچ گئی-

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے سوال کیا ہے جب نواز شریف کے پاس دو تہائی اکثریت تھی اس وقت انہیں پیکج دینے کا خیال کیوں نہیں آیا- انہوں کہا عوام کی گاڑی چل رہی ہے چلتی رہے گی- چند گھنٹے یا ایک دن کی رکاوٹ کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی-

○ امریکی سینٹ میں ایک ڈیموکریٹ ممبر کی طرف سے پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی قرارداد پیش کر دی گئی ہے-

○ وزیر اعظم ۲۷- اکتوبر کو ترکمانستان کے دورہ پر روانہ ہوں گی-

○ بیگم نصرت بھٹو نے بتایا ہے کہ انہوں نے چیئر پرسن شپ کا معاملہ عدالت میں اٹھانے کی تیاری مکمل کر لی ہے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کیسے کشمیری ہیں کہ اقوام متحدہ میں کشمیر کا مسئلہ اٹھانے کے لئے بے نظیر کی پیشکش قبول نہیں کر رہے ہے- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کا پیکج آمریت زدہ ہے- ان کا خیال ہے کہ وہ دس سال حکومت کر سکتے ہیں- لیکن وہ اب کبھی نہیں آ سکتے- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کو نظرانداز کر دیا جائے- جتنا روکیں گے وہ مزید ایسی حرکتیں کر کے ہیرو بنیں گے-

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت اگر بلوچستان میں گورنر راج لانا چاہتی ہے تو لے آئے- حکومت ہماری جاگیر نہیں اگر دوسری آ گئی تو کوئی قیامت نہیں آ جائے گی-

○ بے نظیر حکومت نے ایک سال میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان میں سب سے نمایاں فوج سے ان کی تعلقات کی بہتری ہے- جی ایچ کیو غیر جانبداری کے عہد پر قائم ہے- سیاسی میدان میں انہوں نے نصراللہ' جتوئی اور فضل الرحمٰن جیسے حریفوں کو حلیف بنا لیا ہے- وزیر اعظم کہتی ہیں کہ ان کی سب سے بڑی کامیابی اقتصادی ہے- بیرونی سرمایہ کاری بھاری مقدار میں آ رہی ہے لیکن اس پر اعتراض ہے کہ پاکستان نے توانائی کے شعبے میں آخر کیا کیا ہے کہ امریکہ بھی فائدے کی فصل کاٹنے کے لئے دوڑ پڑا ہے- یہ تبصرہ گلف نیوز نے کیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ گیارہ اکتوبر کو اپوزیشن کے غبارے سے ہوا نکل جائے گی- ملکی ترقی کو پہیہ جام سے روکنے والوں کو عوام پہچان چکے ہیں-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ دونوں جماعتیں عوامی مینڈیٹ کی توہین کر رہی ہیں-

بقیہ صفحہ ۱

نہیں کرتا- بہر حال یہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گر بتایا ہے کہ (-) ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں-

(از خطبہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۰۷ء)

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ تا ۸ بجے شام

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

مفید اور مؤثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید اور مؤثر علاج
قند شفاء
حب سعال
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر قیمت ۱۲/- فی ڈبہ
کھانسی اور گلے کی خرابی کیلئے چوسنے کی گولیاں قیمت ۱۰/- فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون : 420958